



سلسلہ  
اشاعت  
نمبر 9

# الْحُبُّ لِلَّهِ الْبُغْضُ لِلَّهِ دوستی اللہ کے لئے و دشمنی اللہ کے لئے

مصنف

مفسر اعظم پاکستان، سید محمد رفیع، امام الوقت، مفتی اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد رفیع احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بالاہتمام

محمد امجد الحق اویسی، محمد رفیع اویسی

ناشر

بزم فیضانِ اویسیہ (باب المدینہ) کراچی

M-125 اویسی کمپنیز، جیلانی سینٹر، میری ریڈر ٹاور کراچی

فون: 0322-8621281-82-83-84-85

والصلاة والسلام على حبیبنا رسول اللہ ﷺ

## الحب لله البغض لله

دوستی اللہ کے لئے دشمنی اللہ کے لئے

﴿مستوفی﴾

فیضیات، آفتابِ اہلسنت، امامِ سناطین، رئیسِ المسننین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

بالاجتماع ﴿— محمد یاسر الحق اویسی ، محمد عظیم اویسی

اشاعت ﴿— رجب المرجب 1427ھ ، اگست 2007ء

کمپوزنگ ﴿— محمد عمیر اویسی

﴿— پروف ریڈنگ﴾ — حافظ شاہراہ احمد اویسی، حافظ عبدالستار اویسی

﴿ناشر﴾

بزمِ فیضانِ اویسیہ باب المدینہ (کراچی)

## پیش لفظ

الحمد لله على فضله واحسانه ، بزمِ فِضانِ اُوسیہ گذشتہ 11 سال سے مسلکِ اہلسنت والجماعت کی ترویج و اشاعت کے لئے دن رات معروف عمل ہے جس کی سرپرستی پور طریقہ ، رہبر شریعت شیخ الحدیث والقرآن محدث وقت حضرت علامہ ابو الصالح پیر مفتی محمد فیض احمد اُوسی مدظلہ العالی فرما رہے ہیں۔ آپ نے اس دورِ پرفتن میں ”4000“ سے زائد کتابیں تحریر فرمائیں جن میں نصف سے زائد غیر مطبوعہ ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ ”الحب لله الفضل لله“ سلسلہ اشاعت مقرر اعظم پاکستان کی نویں پیشکش ہے مولا ﷺ اسے اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا شرف بخشے ، مصنف استاذی و سیدی کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ لیب ﷺ کے فضلِ صحت و عافیت کے ساتھ اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ مجھے اس قابل سمجھ کر اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آمین بجاوٹہ ولس

ناظم اعلیٰ و سب درگاہ اُوسی محمد جعفر نوید اُوسی

WWW.AUSIYAH.COM

## ﴿تعارف مفسر اعظم پاکستان﴾

موجودہ دور کے کثیر التصانیف اور فاضل جس کا کثرت تصانیف و تالیفات میں کوئی مد مقابل نہیں دکھائی دیتا۔ ان کا شمار ان میں ہوتا ہے جو بیک وقت کئی محاذوں پر کام کر رہے ہیں ☆ دوسرے دہرے و عظیم القدر پر کے ساتھ ساتھ وہ محققانہ تحاریر میں بھی یکا نہ دوڑ گار ہیں ☆ معتد و عظیم کتب کے تراجم اور شارح کے بادشاہ ہیں ☆ صاحب علم اور زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ ہیں ☆ آپ اہلسنت کے حید عالم اور یادگار اسلاف ہیں ☆ ایام طالب علمی سے لکھ رہے ہیں اور خوب وہ تصانیف اور تالیف کا نظری ذوق رکھتے ہیں ☆ وہ سفر و حضر میں بھی قلم و فرطاس تھامے دکھائی دیتے ہیں ☆ انکی فکر و قلم میں بھی برکت ہے ☆ اندازِ بیاں انتہائی شیریں، مشفقانہ، سادہ اور عام فہم ہے مگر عالمانہ جاہ جلال سے بھر پور ہے ☆ آپ انتہائی فقیر صفت و طبیعت کے حامل کمال درجہ ساوگی، تقویٰ، تصوف اور مشق رسول ﷺ سے سرشار اور اللہ رب العزت کے کامل ولی اور پارسا پر رُک ہیں و اعظم بھی بے مثال خطیب با کمال، عابد بے ریا، عالم با عمل، موعوظی با صفا، سنیوں کے پیشوا اور زہد و تقویٰ سے سرشار ☆ آپ شریعت، طریقت، معرفت، اور تصوف میں بھی اہم کردار اور خدمت انجام دے رہے ہیں ☆ تفسیر، احادیث اور فقہ وغیرہ علوم میں ایک ماہر اور کامل استاد کی حیثیت رکھتے ہیں ☆ آپ ایک نامور مفسر اعظم، محدث و دقت، فقیہ ائمہ، مفکر اسلام، رئیس اقریر، امام المناظرین، استاذ العلماء و الفضلاء، ایو المختصیان، اور قطبِ زمان، و وطن عزیز ملک پاکستان کی وہ عظیم ہستی جن کو بغیر الہی زمان، رازی دوراں، ثاقب العہدات اور اہلسنت کا عظیم سرمایہ کہا جاتا ہے ☆ میری مزاوان سے مسلک کے پاسبان، اللہ کا احسان، مفسر قرآن، سرچشمہ فیضان، وہ فیض بکراں، فیضان ہی فیضان، اور نمازی میدان، علماء کے بھی سلطان، سنیوں کی جان یہ اک عظیم انسان، ملک کی آن بان، صاحب عرفان، وہ بحر

بیان، مسلک کے ترجمان، عظمت کا اک نشان، یہ اک نعمت جان، اللہ کی اک شان، سب پر مہربان، ہاں وہی جن کو آفتاب سلسلہ اویسیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ان کا نام نامی اسم گرامی شیخ الفیہ والدہ بیٹ حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ ہے۔

جی ہاں یہ وہی ہستی ہیں جن کو ۱۵ سال سے ہر سال حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہو رہی ہے جو خود بھی حافظ قرآن اور اولاد بھی حافظ قرآن ہے جو خود بھی عالم دین اور اولاد بھی علماء کرام ہیں جو خود بھی مفتی اور بچے بھی شرعی و دینی مسائل کے رہنما ہیں جو خود بھی سادہ اور بچے بھی سادگی کا نمونہ بنے ہوئے ہیں جو تقاوری بھی ہے رشوی بھی ہے جو محمد شب اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد خاص ہیں جو آج کے دور میں تصویر اسلاف ہے جو مناظر اسلام ہے جو گستاخوں کے لئے شمشیر بنے نیام ہے جس کو دیکھ کر خدا یا د آجائے جو عشق رسول ﷺ سے سرشار ہے جو سینکڑوں علمائے اہلسنت کا دلبر و طہار ہے جس کے نام کے جھنڈے گر چکے ہیں جس نے اپنا تن، من، وھن سعیت کے لئے وقف کر دیا جو امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی بولی بولتا ہے جو دربار رسالت ﷺ میں ہر سال اعٹاف کی سعادت حاصل کر رہا ہے جو حضرت الحاج خواجہ محمد دین سیرانی علیہ الرحمہ (سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت خواجہ محکم دین سیرانی علیہ الرحمہ) کے خلیفہ مجاز اور مرید صادق ہے جو حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں فوری بریلوی علیہ الرحمہ کا بھی خلیفہ مجاز اور مرید صادق ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے و طفیل آپ کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے اور عمر حضرت بخیر و عافیت و سلامتی عطا فرمائے۔

﴿سب بارگاہ اویسی محمدؐ غفرلہ اویسی﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا یَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَمَنْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ

فَلِیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰةً ۚ

(پارہ ۲۲ رکوع ۱۱)

ترجمہ

اہل اسلام مسلمان کے دو کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے  
اسے اللہ سے کچھ واسطہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو۔

شان نزول

حضرت عبادہ ابن صامت ؓ نے جنگ اتراب کے دن جنور ؓ سے عرض  
کیا کہ پانچویں ہودی میرے بہادر اور حلیف ہیں میں چاہتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ  
میں ان سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور خدا و رسول  
ﷺ کے دشمنوں کو دوست و مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں رازدار  
بنانا اور ان سے دوستی و محبت کرنا ناجائز قرار دیا گیا۔ ہاں اگر جان و مال کے نقصان کا  
اندیشہ ہو تو ایسے وقت میں صرف ظاہری مدد کرنا جائز ہے۔

(اسباب النزول للواحیدی)

دوسری جگہ فرمایا

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَنِ لَا تَتَّخِذُ اِلٰهٰتِكُمْ وَاٰخِوَاٰنَكُمْ اَوْلِیَاءَ اِنْ مَسْتَحِبُّوْا الْكُفْرَ عَلٰی  
الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(پارہ ۱۰۲ رکوع ۹۴)

ترجمہ

اے ایمان والو! اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

شان نزول

جب مسلمانوں کو کافروں سے ترک محبت کا حکم دیا گیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے باپ، بھائی اور رشتہ دار وغیرہ سے تعلق ختم کر دے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا کہ کافروں سے دوستی و محبت جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ چنانچہ آگے ارشاد فرمایا۔

قل ان كان ابواؤكم وابناؤكم واهواؤكم وعشيرتكم واموالهم اقترا فتموها وتجارة تخشون كسلاها وممكن ترضونها احب اليكم من الله ورسوله وجهلاد في سبيله فتريصوا حتى يلقى الله بكم ط والله لا يهدي القوم الفاسقين ۝

(پارہ ۱۰ رکوع ۹)

ترجمہ

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاستقوا کو راہ نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اپنے دین و ایمان کو بچانے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمانوں پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول پیارے مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کے مقابلہ میں دنیا کے تعلقات کی پرواہ کرنے والا فائق ہے

اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خدا اور رسول ﷺ کی محبت ایمان کی دلیل ہے۔  
چنانچہ ایک مقام پر فرمایا

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ ۚ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ

ترجمہ

(پارہ ۲۸ رکوع ۲)

تم نہ پاؤ گے گمان اوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور قیامت کے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی روح کی طرف سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔

معلوم ہوا کہ مؤمن کی یہ شان ہی نہیں اور اس کا ایمان یہ گوارا ہی نہیں کر سکتا کہ خدا اور رسول کے دشمنوں، بددینوں، بد مذہبوں اور خدا اور رسول ﷺ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے محبت کرے اور خواہ وہ دشمن رسول اس مؤمن کا باپ یا دادا ہی کیوں نہ ہو۔ اور جس میں یہ صفت پائی جائے گی اللہ تعالیٰ اسے سات نعمتوں سے نوازے گا۔

(اللہ تعالیٰ ایمان کو دل میں نقش کر دے گا۔)



۲) اس میں ایمان پر خاتمہ کی بشارت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا مٹا نہیں ہے۔

۳) اللہ تعالیٰ روح القدس سے مدد فرمائے گا۔

۴) ہمیشہ کے لئے ایسی جنتوں میں جائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

۵) اللہ والا ہو جائے گا۔

۶) منہ مانگی مراویں پائے گا۔

۷) اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا اور بندے کے لئے اللہ کی رضا پس ہے۔

چنانچہ ایمان کی یہ شان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ملاحظہ ہو

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ تراح کو جنگ اُحد میں قتل کر دیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اپنے بیٹے عبدالرحمن کو مقابلہ کے لئے بلایا لیکن حضور ﷺ نے انہیں اجازت نہ دی۔ حضرت معتب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمیر کو قتل کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو جنگ بدر میں قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب و حمزہ و ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے ربیعہ کے لڑکوں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عقبہ کو جنگ بدر میں قتل کر دیا جو ان کے رشتہ دار تھے۔

انہیں آج کل کے مسلمان کہانے والے اپنے مرتد اور بے دین رشتہ داروں اور دوستوں سے قطع تعلق کرنے سے بھی مجبوری ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَلَا غَلَّةَ مِنْهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ٥  
(پارہ ۱ رکوع ۱۲)

ترجمہ

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے

کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

شان نزول ﴿

صحابی رسول حضرت عباہ بن صامت ؓ نے منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سے فرمایا کہ یہودی میرے بہت دوست ہیں جو بڑی شان و شوکت والے ہیں۔ لیکن اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اللہ و رسول کے و امیرے دل میں کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اس پر عبداللہ بن ابی نے کہا کہ میں یہودی کی دوستی ختم نہیں کر سکتا اس لئے مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے۔ مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے تاکہ وقت آنے پر وہ ہماری مدد کریں تو حضور ﷺ نے عبداللہ بن ابی سے فرمایا کہ یہودی کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عباہ کا یہ کام نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کو نازل فرما کر بتا دیا کہ یہود و نصاریٰ سے محبت و دوستی قائم رکھنا مسلمانوں کی شان نہیں

(تفسیر صاوی جلد اول ص ۲۵۱)

افسوس آج بھی اسی عبداللہ بن ابی کی طرح عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر ہم بے دینوں، بد مذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے دوستی و محبت نہ قائم رکھیں اور ان سے نفرت کریں تو ہمارے بہت سے کام رک جائیں گے مگر یہ عذر ان کے نفس کا دھوکہ ہے۔

امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم ؓ نے حضرت موسیٰ اشعری ؓ سے فرمایا کہ تم نے اپنا فتنی انصرانی رکھ لیا ہے حالانکہ تم کو اس سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیے کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ

انہوں نے عرض کیا انصرانی کا دین اس کے ساتھ ہے

مجھے تو اس کے لکھنے پڑھنے سے غرض ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اللہ انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو اللہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو حضرت موسیٰ اشعری ؑ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے بصرہ کی حکومت کا کام چلانا دشوار ہے میں نے مجبوزاً اس کو رکھ لیا ہے کیونکہ اس قابلیت کا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا۔ اس پر امیر المومنین حضرت فاروق اعظم ؓ نے فرمایا کہ اگر نصرانی مر جائے تو کیا کرو گے جو انتظام اس وقت کرو گے وہ اب کر لو اور اس دشمن اسلام سے کام لے کر اس کی عزت ہرگز نہ بڑھاؤ۔

(تفسیر خزان العرفان)

کفار سے دوستی و محبت چونکہ مرتد اور بے دین ہونے کا سبب ہے اس لئے اس کی ممانعت کے بعد فرمایا۔ اب بھی بعض لوگ ہمدرد ہوں کو اپنے کاروبار میں فشی مختار کا رکھ کر یہی عذر کرتے ہیں میں وہی عرض کرتا ہوں جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ وہی عرض کرتا ہوں جو تمام کائنات کا خالق فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ  
وَيُحِبُّونَهُ أَتِلَاةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ وَيَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَلَا يَخَافُونَ أَلَمَةً لَمْ يَلَمُ ذَلِكَ فَضْلَ اللَّهِ يُوقِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ  
(پارہ ۶ رکوع ۱۲)

ترجمہ

اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا یعنی مرتد ہو جائے گا تو نیکو پیار اللہ ایسے لوگوں کو کہ وہ اللہ کو پیارے اور اللہ ان کو پیارا ہوگا۔ مسلمانوں پر نازم اور کافروں پر سختی ہوگی۔ اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جیسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت اور علم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں مسلمانوں میں بعض لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کے محبوب ہوں گے اور اللہ ان کا محبوب ہوگا اور ان کی پیچان یہ ہوگی کہ وہ مسلمانوں کے لئے نرم ہوں گے لیکن کافروں اور مرتدوں کے لئے سخت رہیں گے۔ وہ اللہ کی راہ میں جتھیا ر قلم اور زبان سے لڑیں گے مگر دنیا و دار میں فساد اور جھگڑا اوسمجھے گا۔ گالیاں دے گا اور برا بھلا کہے گا لیکن انہیں اس کا کوئی غم نہ ہوگا وہ بلا خوف و ہمت ائم اہل بیت علیہم السلام کے فرمان کی پاسداری ہی کرتے ہی رہیں گے۔

نوٹ: موجودہ زمانہ میں ان علامتوں کے مصداق وہی علماء ہیں جو بد مذہبوں کا کھلم کھلا رد کرتے ہیں اور لوگوں کی ملامت اور لعن طعن کو خاطر میں نہیں لاتے اور حاضرہ میں تمام بد مذہب سے دیوبندی، وہابی مذہب بہت زیادہ خطرناک ہے یہی لوگ ہر طرح کا بھیس بدل کر عوام کو بہکاتے ہیں۔ ان کو اندر سے دیکھا جائے تو حضور ﷺ کے بدترین دشمن ہیں اور ان کی عداوت و دشمنی کا بین ثبوت ان کی تحریریں ہیں اور آپ سامعین حضرات ان تحریروں کو خوب جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے دشمن کا حکم یوں نازل فرمایا ہے۔

ولا تطع كل حلاف مهين ۝ هملز مشاء بنميم ۝ مناع للخير معتد اثيم ۝

عقل بعقلك زخيم ۝

(پارہ ۲۹ رکوع ۳۷)

ترجمہ

تو وہ نرم بھی نہ جائیگا اور ہر ایسے کی بات نہ سنا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنہ دینے والا، بہت اڈھرا ڈھر کی لگانا پھر گنے والا، بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، گنہگار سرکش، اس سب پر طنز یہ کہ اس کی اصل ولد الزنا ہے۔

## شان نزول ﴿

ولید بن مغیرہ نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی یعنی مجنوں کہا جس سے حضور ﷺ کو دکھ: **وَاتُوبَ اللہُ تَعَالٰی** نے چند آیات مبارکہ نازل فرما کر حضور ﷺ کو تسلی و تسفی دی اور آیات مذکورہ بالا میں اس گستاخی کے نو عیبوں کو بیان فرمایا حتیٰ کہ یہ بھی ظاہر کر دیا کہ اس کی اصل ولد الحرام ہے۔ جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (ﷺ) نے میرے میں نوباق میں بیان کیں ہیں ان میں آٹھ کھوٹے ہیں جانتا: **وَلٰیٰکِنْ نُّوِیْسُ** بات یعنی میری اصل میں خطا: **وَنَاحِجِیْ** کو معلوم: **وَمَا کَا تُوِیْجُہُ** کھوٹے بتا دے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا۔ اس کی ماں نے جواب دیا کہ ہاں تیرا باپ نامرت تھا مجھے فکر: **وَلٰیٰ** کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال دوسرے لوگ لے جائیں گے تو میں نے ایک چہ واسے کو بلا لیا اور تو اسی کے تطفہ سے ہے۔

(تفسیر صادی جلد ۴ صفحہ ۱۹۸، واحدی وغیرہ)

اسی تفسیر سے معلوم: **وَا** کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو برا بھلا کہنا اور اس کے عیبوں کو کھلم کھلا بیان کرنا سنت الہیہ ہے اور گستاخ و بے ادب کون ہے قرآن سے پوچھئے۔

**یُحٰفَظُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃً لَّا تَغْفِرُ وَاٰیٰتُہٗمْ**

(پارہ ۱۰ رکوع ۱۶)

## ترجمہ ﴿

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بے شک ضرور انہوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر: **وَصَحَّیْہُ**۔

## شان نزول ﴿

ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ رحمیں المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما

رہے تھے تو ارشاد فرمایا عنقریب ایک ایسا شخص آئے گا جو تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات ہرگز نہ کرنا تھوڑی دیر بعد ایک کوٹھی آنکھوں والا سامنے سے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا کہ تو اور تیرے ساتھی کس بات پر میری شان میں گستاخی کا لفظ بولتے ہو؟ وہ گیا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بلا لایا سب نے آ کر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ انہوں نے گستاخی نہیں کی ہے اور بے شک وہ ضرور کفر کا لفظ بولتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا لفظ بولنے والا کافر ہے اور ایسے شخص کو کافر کہنا سنت الہیہ ہے۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا۔

ولئن سألتهم ليقولن إنما كنا نخوض ونلعب، قل إنما الله ورسوله  
كنتم تستهزءون ۝ لا تعلموا قد كفرتم بعد ما علمكم ۝  
(سورة اعراف: ۱۳۷)

## 627

اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ تم تو یوں ہی ملی کھیل میں تھے۔ تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ یہاں نہ بناؤ اپنے ایمان کے بعد تم کافر ہو چکے۔

### شان نزول

ابن ابی شیبہ و ابن کثیر و ابن ابی حاتم و ابوالفتح امام مجاہد شاکر دخاص سیدنا  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی تھی وہ اس کو  
حاش کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر  
منافق نے کہا کہ محمد ﷺ بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جنگل میں ہے حالانکہ ان کو غیب کی

کیا خبر؟ حضور نے اس منافق کو بلا کر دریا منت کیا تو اس نے کہا تم تو ایسے ہی ہنسی مذاق کرو رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی (ترجمہ) کہ اللہ اور رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو یہاں نہ بناؤ تم مسلمان کہنا کرا اس لفظ کے بولنے سے کافر ہو گئے۔

(تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر جلد دوم صفحہ ۵۰۵ تفسیر یوسفی و مفسر امام جلال الدین سیوطی) معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پارے میں یہ لفظ بولنا کہ ان کو غیب کی کیا خبر؟ یا لکھنا جیسا کہ تثنویہ الایمان کے صفحہ ۷۷ پر رسول کو غیب کی کیا خبر کفر ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا لِرَأْعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ

عذاب الیم

(پارہ اول رکوع ۱۳۷)

ترجمہ

ایمان والو! را عنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے درونا ک عذاب ہے۔

شان نزول

جب حضور ﷺ صحابہ کرام کو کچھ وعظ و نصیحت فرماتے تو وہ لوگ درمیان کلام میں کبھی کبھی عرض کرتے **وَأَعِنَّا** یا رسول اللہ ﷺ یعنی یا رسول اللہ ہماری رہنمائی فرمائیے یعنی اپنی گفتگو کو دوبارہ فرما دیجیے تاکہ ہم لوگ اچھی طرح سمجھ لیں اور یہودی لغت میں لفظ را عنا بے ادبی کے معنی رکھتا تھا۔ یہودیوں نے اس لفظ کو گستاخی کی نیت سے کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہودیوں کی زبان جانتے تھے ایک دن یہ کلمہ آپ نے ان کی زبان سے سن کر فرمایا کہ اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر آپ میں نے کسی کی زبان سے یہ لفظ سنا تو ان کی گردن مار دوں گا۔ یہودیوں نے کہا کہ آپ تو ہم پر ناراض ہوتے ہیں حالانکہ مسلمان بھی یہی لفظ بولتے ہیں۔ یہودیوں کے اس جواب پر آپ رنجیدہ ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہی ہو رہے تھے کہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں راجعاً کہنے سے اوکوں کو  
 روک دیا اور اس معنی کا دوسرا لفظ اُنظُرْنَا کہتے کا حکم ہوا۔ (تفسیر صاوی جلد ۱ صفحہ ۴۷)  
 ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و توقیر کرنا اور ان کی جناب  
 میں ادب کے کلمات بولنا فرض ہے اور جس لفظ میں بے ادبی کا شائبہ ہو وہ ہرگز زبان  
 پر نہیں لاسکتے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں  
 گستاخی اور بے ادبی کرنے والا کافر ہے چاہے وہ صبح و شام کلمہ طیبہ کی رٹ ہی کیوں نہ  
 لگاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم ﷺ کا ادب نصیب فرمائے (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى  
 عَلٰى حَبِيْبِيْهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى  
 اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اٰجَمِيْنَ

بَیِّنَاتِ اِسْلَامِ

WWW.NAFIS-SUNNI.COM



## جن ہی جن

### عقربِ منظرِ عام پر آنے والی کتاب

جی ہاں جن ہی جن ایک نایاب اور اپنے زمانے کی منفرد کتاب جو کہ اپنے نام سے ظاہر ہے۔ جنمور مفسر اعظم پاکستان شیخ القرآن والحیدر ہٹ امام الوقت، فقیہ اعظم حضرت علامہ حافظ الحاج پیر ابو الصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ کی ایک مایہ ناز تصنیف لطیف ہے۔

جس میں جنات کی حقیقت

جنات کے عقائد

ان کے رہن سہن کی جگہ

ان کی خوبیاں، خامیاں

انکے حالات زندگی

ان کا جینا مرنا

ان کی شہادت اور فرما نبرداری

ان کی اقسام

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس کے صحابی جنات

جماعت اولیاء میں شامل جنات

و دیگر حالات و واقعات بمع حکایات

قیمت ۲۰۰ صفحات ۲۱۶

..... ناشر .....

بزم فیضان اویسیہ